آپ عید الاضحٰی کے دن کیا کریں گے؟

قربانی کی اہمیت | قربانی اسلام کی مہتم بالشان عبادت ہے۔ اس کا اندازہ اس سے لگتا ہے کہ قرآن مجید میں کئی مرتبہ (آٹھ سورتوں میں) خداوند کریم نے قربانی اور متعلقاتِ قربانی اس کی اہمیت اور اسکی حکمت اور فلسفہ مختلف امتوں میں اسکی شکل و صورت پر روشنی ڈالی ہے۔ اور امۃ مسلمہ ملتِ ابراہیمی کے لئے اسے دینی شعار اور امتیازی نشان قرار دیا ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے:
وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ۔ اور ہم نے ہر امت کے لئے قربانی مقرر کی تاکہ وہ اللہ کے دیئے گئے مویشیوں پر اس کا نام بلند کریں۔

جیسا کہ خود آیت سے واضح ہے۔ یہاں منسک سے مراد ذبح کرنا (قربانی دینا) ہے۔ محققین اور تمام اکابر محقق مفسرین نے اس کی تصریح کی ہے۔ (قرطبی مراح للنوویؒ، فتح القدیر شوکانی وغیرہ)

قربانی کی حکمت اور فوائد کے بارہ میں ارشادِ ربانی ہے: لَن يَنَالَ اللَّهَ لُحُومُهَا وَلَا دِمَاؤُهَا وَلَٰكِن يَنَالُهُ التَّقْوَىٰ مِنكُمْ۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں قربانی کا گوشت پوست اور خون نہیں پہنچتا مگر اس کے ہاں تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔

سورۂ کوثر میں واضح اور قطعی حکم ہے: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ (کوثر پ۳۰)۔ اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

عن ابن عمرؓ قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحّی۔ (مسند امام احمدؒ۔ ترمذی) حضرت ابن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم دس برس تک مدینہ میں رہے اور برابر قربانی کرتے رہے۔

حضرت ابن عمرؓ ہی سے روایت ہے کہ عید قربان کے دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں اونٹ یا کسی دوسرے جانور کی قربانی کرتے۔ (مسند احمد و نسائی)

حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور اقدسؐ نے مدینہ میں دو گندم گوں رنگ کے مینڈھے قربانی کئے۔ (بخاری نیز کتاب اختلاف الحدیث للشافعیؒ علی الام - ج ۷، ص ۲)

بخاری شریف میں ہے کہ حضورؐ نے ازواج مطہراتؓ کیطرف سے گائے کی قربانی دی۔

حضورؐ نے فرمایا کہ ہر صاحب وسعت پر سال بھر میں ایک قربانی واجب ہے (ابن ماجہ ص ۲۳۳)

حضورؐ نے فرمایا جس شخص نے استطاعت کے باوجود قربانی نہ دی وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (بخاری، ابن ماجہ، مستدرک)

حضور اکرمؐ سے صحابہ کرامؓ نے پوچھا کہ یہ قربانیاں کیا ہیں۔؟ تو فرمایا کہ تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت (یادگار) ہے۔ (مشکوٰۃ۔ ابن ماجہ وغیرہ)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ عید قربان کے دن ابن آدم کا کوئی عمل قربانی سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو محبوب نہیں۔ قیامت کے دن قربانی کے سینگ، بال، سُم تک اعمالِ حسنہ کو بھاری کر دیں گے۔ اس کے خون کے قطرے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو جاتے ہیں۔ تو طیبِ نفس (دل کی خوشی) سے قربانی کرتے رہو۔ (ترمذی ابن ماجہ)

حضورؐ نے فرمایا اس کے ہر بال کے بدلے تمہارے لئے نیکی ہے۔ (احمد ابن ماجہ)

(از قلم سمیع الحق)

★

۱۔ بقر عید کی نماز بھی مثل نماز عید الفطر کے واجب ہے۔ اور ترکیب اس نماز کی وہی ہے جو نماز عید الفطر کی ہے۔ یعنی بعد تکبیر اولیٰ و ثنا قبل از تعوذ و بسم اللہ' اللہ اکبر کہتے ہوئے تین بار رفع یدین کریں یعنی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں، پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیئے جائیں، تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ کر امام فاتحہ و سورۃ پڑھے، مقتدی خاموش رہیں۔ دوسری رکعت میں بعد فاتحہ و سورۃ رفع یدین کے ساتھ تین بار تکبیر کہیں اور ہر بار ہاتھ اٹھا کر چھوڑتے جائیں اور چوتھی تکبیر پہ رکوع کریں۔ وقت اس کا آفتاب بلند ہونے کے بعد سے زوال سے پہلے تک ہے، اور جلد پڑھنا اس نماز کا مستحب ہے۔ تاکہ اس کے بعد قربانی میں مصروف ہوں۔ نماز کے بعد امام خطبہ پڑھے جس میں قربانی اور تکبیرات تشریق کے احکام بتلائے۔ اس نماز کے لئے بھی باہر عیدگاہ میں جانا سنت مؤکدہ ہے۔ راستے میں بلند آواز سے تکبیر پڑھتا رہے، اور دوسرے راستے سے واپس ہو تاکہ دونوں راستے گواہی دیں۔

۲۔ بقر عید کی نماز سے پہلے کچھ کھانا اچھا نہیں، اگرچہ حرام بھی نہیں۔ بہتر یہ ہے کہ بعد نماز کے

قربانی میں سے کھائیے۔

۳۔ تکبیر تشریق ایک دفعہ ہر ایک نماز فرض کے بعد جہراً کہنا واجب ہے۔ امام اور مقتدی اور منفرد، عورت و مرد سب ایک بار اس طرح تکبیر کہیں۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ نویں ذی الحجہ کی صبح سے تیرھویں تاریخ کی عصر تک۔

۴۔ ہر مسلمان آزاد مقیم جو کہ ضروریات زندگی کے علاوہ مقدار نصاب یعنی ۷½ تولہ سونا، یا ۵۲½ تولہ چاندی یا اس کی قیمت کا مالک ہو، اس پر قربانی کرنا واجب ہے، قربانی میں بکرا یا بھیڑ یا دنبہ یا ساتواں حصہ اونٹ، گائے، بیل، بھینس کا ایک آدمی کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ جن جانوروں میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں وہ سات سے کم تعداد کے لئے بھی جائز ہیں، بکرا ایک سال کا ہونا چاہیئے، اور بھیڑ، دنبہ اگر موٹا ہو اور چھ ماہ سے زائد کا ہو تو ہو سکتا ہے۔ اونٹ پانچ سال کا ہونا چاہیئے، باقی بڑے جانور دو سال کے کافی ہیں۔ نر و مادہ دونوں کی قربانی جائز ہے۔

۵۔ قربانی کا گوشت وزن سے تقسیم کیا جائے، اندازے سے تقسیم نہ کریں۔ لیکن اگر کسی طرف پائے کھال بھی لگا دئے جائیں تو اندازہ سے بھی تقسیم کرنا درست ہے۔

۶۔ شہر والے قربانی بعد نماز کریں اور اگر کسی عذر سے اس دن نماز نہ ہوئی تو جس وقت نماز کا وقت گذر جائے اس وقت قربانی کرنا درست ہے، یعنی بعد زوال کے۔ اور دوسرے تیسرے دن نماز سے پہلے بھی قربانی جائز ہے، اسی طرح بارھویں تاریخ کو بھی۔ اور گاؤں والوں کو دسویں تاریخ کی صبح صادق ہونے کے بعد بھی قربانی کرنا درست ہے۔

۷۔ قربانی کے تین دن ہیں۔ دسویں، گیارہویں، بارھویں ذی الحجہ کی۔ مگر پہلے دن قربانی کرنا افضل ہے، پھر دوسرے دن، پھر تیسرے دن۔ غروب آفتاب سے پہلے قربانی ہو سکتی ہے۔

۸۔ رات کو قربانی کرنا جائز ہے، پسندیدہ اور بہتر نہیں۔

۹۔ اپنی قربانی کو خود ذبح کرنا بہتر ہے، اگر خود ذبح کرنا نہیں جانتا تو دوسرے سے ذبح کرانے کے وقت خود وہاں کھڑا ہونا بہتر ہے۔

۱۰۔ قربانی کے وقت کوئی نیت زبان سے پڑھنا ضروری نہیں۔ اگر صرف دل میں خیال کر لیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں کہا۔ صرف بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ کہہ کر ذبح کر دیا تب بھی قربانی درست ہے، لیکن اگر دعاء ماثورہ جو آگے آتی ہے، پڑھیگا تو بہتر ہے اور ثواب زیادہ ہے۔

۱۱۔ جب قربانی کو قبلہ رخ لٹا دے تو یہ دعاء پڑھے۔ "اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ

فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ۔ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِيْنَ ۔

۱۲۔ ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِيْبِكَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِيْلِكَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ۔

۱۳۔ بہتر یہ ہے کہ قربانی کا گوشت ایک تہائی غرباء و مساکین پر صدقہ کرے، ایک تہائی اپنے دوستوں کو دے، اور ایک تہائی اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لئے رکھ لے، جس شخص کا کنبہ بہت ہو یا اور کوئی ضرورت ہو تو تمام گوشت خود خرچ کر سکتا ہے۔ البتہ فروخت کرنا منع ہے۔

۱۴۔ جس شخص کے ذمہ قربانی واجب نہ تھی مگر اس نے قربانی کی نیت سے کوئی جانور قربانی کا خریدا تو اس کے ذمہ اس کا قربانی کرنا واجب ہوگیا، اسکو فروخت نہیں کر سکتا۔ اگر قربانی کے دن گذر گئے اور اس نے اس جانور کو ذبح نہ کیا تو زندہ کو اللہ کے واسطے محتاجوں کو دے دینا چاہیئے۔ غنی اور نذر کرنے والے کا بھی یہی حکم ہے۔

۱۵۔ جس شخص کے ذمہ قربانی واجب ہے، اگر قربانی کے دن گذر جائیں اور قربانی نہ کرے تو اس کے ذمہ قربانی کی قیمت کا صدقہ کرنا ضروری ہے۔

۱۶۔ جس جانور کے سینگ پیدائشی نہ ہوں اس کی قربانی درست ہے۔ اگر بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو تب بھی قربانی درست ہے۔ اگر جڑ سے اکھڑ گیا ہو تو درست نہیں۔ اور بدھیا کی قربانی بھی درست ہے، خواہ مل کر بدھیا کیا گیا ہو یا نکال کر، اندھے اور کانے کی قربانی درست نہیں اور ایسے دبلے جانور کی بھی درست نہیں جس میں مغز نہ رہا ہو، اور نہ ایسے لنگڑے کی جو مذبح تک نہ جا سکے اور نہ ایسے جانور کی جس کی بیماری ظاہر ہو اور نہ ایسے جانور کی جس کا تہائی سے زیادہ کان کٹا ہوا ہو، یا تہائی سے زیادہ دُم کٹی ہوئی ہو، اور نہ اس جانور کی جس کے دانت نہ ہوں۔ البتہ تھوڑے سے گر گئے اور زیادہ باقی رہے تو جائز ہے۔

۱۷۔ چرم قربانی کو بدون فروخت کرنے کے اپنے کام میں لا سکتا ہے۔ یعنی ڈول وغیرہ اس سے بنا سکتا ہے، خود اس کو فروخت کرنا نہیں چاہیئے۔ لیکن اگر فروخت کر دیا تو فروخت کرنے کے بعد اسکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے، اور قصاب کی اُجرت قربانی میں سے دینا جائز نہیں اور فتاویٰ عالمگیریہ میں ایک روایت ہے کہ چرم قربانی کو صدقہ کرنے کے لئے فروخت کرنا درست ہے۔

۱۸۔ چرم قربانی یا اس کی قیمت کسی معاوضہ میں دینا مثلاً امام و مؤذن کو بسبب اسکی امامت و اذان

کے دینا درست نہیں ہے، اور طالبانِ علم دین اس کے بہترین مصرف ہیں کہ اس میں دوہرا ثواب ہے۔ صدقہ کا اور اشاعتِ علم دین کا۔

طالبانِ علم دین کی مدارات اور ان کے ساتھ ہر قسم کے سلوک کرنے کا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتاکید امر فرمایا ہے:

وعن ابی سعید الخدری رضؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الناس لکم تبع وان رجالاً یاتونکم من اقطار الارض یتفقھون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بھم خیراً۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ رضؓ کو خطاب کرکے فرماتے ہیں کہ "تمام آدمی تمہارے تابع ہیں اور اطرافِ عالم سے تمہارے پاس بہت سے آدمی علم دین سیکھنے اور دین میں سمجھ حاصل کرنے کے لئے آویں گے۔ سو وہ جب تمہارے پاس آویں تو میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا۔ (دار العلوم دیوبند)

حضرت اقدس مولانا خیر محمد صاحبؒ کی سوانح حیات

حضرت اقدسؒ نے اپنے خاندانی اور نجی حالات کو ایک یادداشت میں قلمبند فرمالیا تھا۔ راقم الحروف نے اسکی نقل حضرتؒ سے حاصل کرکے اسکی تکمیل کی اجازت بھی حاصل کی تھی۔ اب بعض اکابر واحباب کی خواہش پر بتوفیقہ تعالیٰ حضرت والاؒ کی سوانح حیات کی تکمیل کا عزم کرلیا ہے مگر اس کیلئے حضرتؒ کے تمام متعلقین ومتوسلین اور مخلصین کے تعاون کی ضرورت ہے ایسے تمام حضرات سے درخواست ہے کہ براہِ کرم حضرت والاؒ کے سوانح حیات میں قابلِ ذکر معلومات ارسال فرمائیں، ارسال کردہ مواد میں سے انتخاب کی اجازت ہونی چاہئے اور جو حضرات اصل تحریر واپس منگانا چاہیں انہیں نقل لے کر واپس کردی جائے گی ـــ امید ہے تمام حضرات اس سلسلے میں راقم الحروف سے تعاون فرمائیں گے۔

ناچیز آفتاب احمد عفی عنہ

(مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی ۵)

اے ۱۲/۴ منگھو پیر روڈ۔ پاک کالونی کراچی ۱۶